از الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم سہ شنبہ

۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰ | ۱۲ تبلیغ ۱۳۳۱ ہش | ۱۲ فروری ۱۹۵۲ء | نمبر ۳۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ فروری:- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج کل کی نسبت بہتر ہے۔ مگر ابھی سر میں کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں:۔

ظفر اللہ خاں ترکی جائیں گے

کراچی ۱۱ فروری:- معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ترکی اور مشرق وسطیٰ کے متعدد ممالک میں ٹھہرتے ہوئے کراچی واپس آئیں گے۔ ایک اطلاع کے مطابق آپ اگلے پیر کو پیرس سے ترکی پہنچ جائیں گے۔

مصر اور مغربی طاقتوں کے باہمی مذاکرات میں عرب لیگ کے نمائندوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائیگی

نہر سویز کے علاقہ میں مصریوں کیخلاف عاید شدہ پابندیاں اور زیادہ نرم کر دی گئیں!

قاہرہ ۱۱ فروری:- نہر سویز کے علاقہ میں برطانوی کمانڈر لفٹیننٹ جنرل ارسکن نے مصری باشندوں کے خلاف عائد شدہ پابندیاں اور زیادہ نرم کر دینے کا حکم جاری کیا ہے۔ اس سے قبل پورٹ سعید اسماعیلیہ اور سویز کے درمیان کی سڑکوں پر فوج کے نگران دستے متعین تھے۔ اور مسافروں کی باقاعدہ تلاشی لی جاتی تھی۔ اب ان سڑکوں پر سے نگران فوج اور تلاشی وغیرہ کی تمام چوکیاں ہٹا دی گئی ہیں۔ اور تجارتی اغراض کے تحت بسوں وغیرہ کی آمد و رفت کی اجازت دے دی گئی ہے البتہ اس علاقہ سے ڈیلٹا کی طرف جانے والی سڑکوں پر نگرانی بدستور جاری ہے۔ سویز سے تیل لے جانے والی لاریوں کی تعداد میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب روزانہ دو سو لاریاں آ جا سکتی ہیں۔ اسمٰعیلیہ میں بھی مصری پولیس کے چالیس سپاہیوں کو ہتھیار پھر دے دیئے گئے ہیں۔ اخبار المصری نے خبر دی ہے۔ کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان تصفیہ کی بات چیت اگلے ہفتہ شروع ہوگی پہلے برطانوی سفیر سر رالف اسٹیونسن ہفتہ کے دن مصر کے وزیر اعظم ماہر پاشا سے ملاقات کریں گے "الاہرام" کی اطلاع کے مطابق حکومت مصر نے طے کیا ہے کہ ۸۰۰ انگریزوں کو ملک سے باہر نہیں نکالا جائیگا۔ پہلے مصر اور برطانیہ کے درمیان بات چیت شروع ہوگی۔ اس کے بعد مذاکرات میں فرانس امریکہ اور ترکی بھی شریک ہو جائیں گے۔ نیز ان میں شرکت کے لئے عرب لیگ کے چھ ممبروں کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ مصر کے وزیر داخلہ نے قاہرہ میں پولیس کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ خاص خاص مقامات پر پولیس کے دستے متعین کر دیئے گئے ہیں۔ جو مختلف علاقوں میں گشت لگا رہے ہیں۔ شاہ فاروق نے ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں حکم دیا ہے۔ کہ مد محفوظ فنڈ میں سے ۵ ہزار مصری پونڈ نکال کر ان لوگوں کی امداد کی جائے۔ جو حالیہ فسادات میں تباہ ہو گئے تھے۔

جنوب مشرقی ایران کے انتخابی ہنگاموں میں ستر سے زیادہ افراد ہلاک ہو گئے

تہران ۱۱ فروری:- ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ انتخابی ہنگاموں کے سلسلے میں جنوب مشرقی ایران کے شہر زاہدان اور زابل میں کل جو فساد ہوا تھا۔ ان میں ۷۱ آدمی ہلاک اور کئی سو زخمی ہوئے۔ ایجنسی فرانس کا کہنا ہے۔ کہ ان فسادات میں صرف ۵۰ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں سرکاری اعلان کے مطابق ان شہروں میں صورت حال ابھی تک قابو میں نہیں آئی ہے۔ وہاں ہر وقت از سر نو فساد ہو جانے کا خطرہ ہے۔ صورت حال پر قابو پانے کے لئے فوجی دستے بھیجے گئے ہیں۔ جو اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ مزید گڑبڑ نہ ہو سکے۔ ڈاکٹر مصدق نے کہا ہے۔ کہ حکومت گڑبڑ پھیلانے والوں کی سختی سے سرکوبی کریگی

۵ کے قریب نمائندے شرکت کر رہے ہیں کانفرنس کئی روز تک جاری رہے گی۔

۲۵ ہلاک اور ۳۰۰ زخمی

نئی دہلی ۱۱ فروری:- نئی دہلی ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ فسادات کی وجہ سے جموں میں جو کرفیو نافذ کیا گیا تھا آج پھر تین گھنٹے کے لئے اسے نرم کیا گیا۔ تاکہ ضرورت کی چیزیں لوگ خرید سکیں۔ ایک ہنگامے میں ۲۵ آدمی ہلاک اور ۳۰۰ زخمی ہوئے۔

زرعی ترقی کے سلسلے میں ہر ممکن امداد کا وعدہ

لاہور ۱۱ فروری:- عالمی ادارۂ خوراک و زراعت کے ڈائرکٹر جنرل نے کہا ہے۔ لائل پور کے زرعی تحقیقات کے ادارے میں جو کام ہو رہا ہے۔ اس کا پاکستان کی زرعی معیشت پر دور رس اثر پڑے گا۔ کل انہوں نے یہاں ایک بیان میں یقین دلایا۔ کہ پاکستان کو زرعی ترقی کے سلسلے میں ہر ممکن امداد دی جائے گی انہوں نے مزید کہا۔ پاکستان نے سیلاب کے اثرات دور کرنے اور آبادکاری و بحالی کا کام سرانجام دینے میں جس عجلت اور تیز رفتاری کا ثبوت دیا ہے۔ وہ انتہائی خوشکن ہے۔

پاکستان بھر میں عام تعطیل کا اعلان

کراچی ۱۱ فروری:- سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ جارج ششم کی تجہیز و تکفین کے سلسلے میں ۱۵ فروری کو پاکستان بھر میں عام تعطیل رہیگی۔

سر آغا خان لاہور روانہ نہ ہو سکے

کراچی ۱۱ فروری:- سر آغا خان آج صبح لاہور روانہ ہونے والے تھے۔ لیکن ہوائی جہاز انجن میں خرابی کے باعث پرواز نہ کر سکا۔ وہ اب کل صبح روانہ ہوں گے۔

"ٹیپو سلطان" اور "طغرل" کراچی واپس آ رہے ہیں

کراچی ۱۱ فروری:- پاکستانی بحری بیڑے کے دو تباہ کن جہاز "ٹیپو سلطان" اور "طغرل" کراچی واپس آنے کے لئے آج ممباسہ سے روانہ ہو گئے۔ انہوں نے ممباسہ سے کولمبو تک شہزادی الزبتھ کے حفاظتی دستہ میں شرکت کرنا تھی لیکن شاہ جارج ششم کی اچانک وفات کی وجہ سے شہزادی موصوف کو آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور لنکا کا سفر ملتوی کرنا پڑا۔ چنانچہ یہ جہاز اب واپس آ رہے ہیں۔ واپس ہوتے وقت انہوں نے شاہ جارج ششم کی وفات پر میموریل سروس میں بھی شرکت کی۔ اس میں ہندوستانی جہازوں کے علاوہ مشرقی افریقہ کی سمندری فوج کے دستے بھی شریک ہوئے۔

اقتصادی انجمن کی تیسری سالانہ کانفرنس کا افتتاح

زرعی اور صنعتی ترقی میں روپیہ لگانے کی تلقین

کراچی ۱۱ فروری:- آج یہاں اقتصادی انجمن کی تیسری سالانہ کانفرنس شروع ہوئی۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے روپیہ پس انداز کرنے اور اسے زراعت و صنعت کی ترقی میں لگانے پر زور دیا۔ آپ نے کہا۔ موجودہ نسل کی قربانیوں ہی سے پاکستان کے روشن مستقبل کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ آپ نے متعدد اقتصادی سکیموں میں توازن پیدا کرنے اور تقسیم دولت کے موجودہ اصولوں کا جائزہ لینے کی طرف بھی توجہ دلائی تاکہ بڑھتی ہوئی پیداواری قوت سے سب لوگ جائز اور مناسب طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔ سٹیٹ بنک کے گورنر مسٹر زاہد حسین نے صدارتی تقریر میں اس خیال کا اظہار کیا کہ تعمیر و ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے ایک وقت آئے گا۔ جب ہم سود کو خیرباد کہہ سکیں گے۔ کانفرنس میں یونیورسٹیاں انڈین ہائے تجارت اور دیگر اداروں کے سو کے قریب

صوبہ سرحد کی غذائی صورت حال پر بحث

وزراء اور افسران اعلیٰ کی مشترکہ کانفرنس

پشاور ۱۱ فروری:- آج یہاں اعلیٰ افسران کی ایک کانفرنس میں غذائی صورت حال پر پھر غور کیا گیا صوبہ کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خان نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں صوبائی وزراء کے علاوہ انسپکٹر جنرل پولیس، ایڈووکیٹ جنرل اور محکمہ خوراک کے افسران نے بھی شرکت کی۔ صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ صوبہ میں جب تک ہنگامی حالات موجود ہیں۔ اس قسم کی غذائی کانفرنسیں تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ہوتی رہیں۔

پنجاب کی غذائی صورت حال پر آج غور کیا جائیگا

لاہور ۱۱ فروری:- پنجاب کی غذائی صورت حال پر غور کرنے کے لئے اعلیٰ عہدیداران کی ایک کانفرنس گورنر پنجاب کی صدارت میں کل یہاں منعقد ہو رہی ہے پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار بھی اس میں شرکت کر رہے ہیں۔ دوسرے شریک ہونے والوں میں وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ وزیر زراعت صوفی عبد الحمید اور مرکزی و صوبائی محکمہ خوراک کے افسران شامل ہیں

مجلس دستور ساز کا آئندہ اجلاس

کراچی ۱۱ فروری:- پاکستان کی مجلس دستور ساز کا آئندہ اجلاس اگلے مہینے کی بیس تاریخ سے شروع ہوگا۔

مجلس دستور ساز میں مسیحی رکن شامل کرنے کا مطالبہ

لاہور ۱۱ فروری:- کل لاہور میں یونائیٹڈ کرسچین بورڈ کے تحت مسیحیوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ مجلس دستور ساز میں ایک مسیحی رکن بھی شامل کیا جائے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۸۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

محاسبہ کریں کہ کیا ۱۵ فروری سے پہلے تحریک جدید کا وعدہ لکھوا دیا؟

فرمایا:-

(۱) "یاد رکھو! یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی۔ کوئی انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہا۔ ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کر کے خدا کے پاس جانے والے ہیں۔ یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔"

(۲) "یہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ جو خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہوگا وہی ہمارے ساتھ جائے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو اور اپنے مالوں کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کردو"

(۳) "آپ بھول نہ جائیں کہ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد پندرہ فروری ہے۔ اگر آپ نے اب تک اپنا وعدہ نہیں دیا۔ تو فوری وعدہ دیں تا ایسا نہ ہو کہ میعاد گزر جائے۔"

وکیل المال تحریک جدید

زندگی بے کیف ہے اے قادیاں تیرے بغیر

زندگی بے کیف ہے اے قادیاں تیرے بغیر
بے مزہ جیتا ہوں اب اے میری جاں تیرے بغیر

کسقدر عزت تھی مجھ کو تیری ارضِ پاک پر
لوگ کہتے ہیں مجھے بے خانماں تیرے بغیر

کسقدر آزاد و بے پروا رہا کرتا تھا میں
آج بے بسی میں ہوں شل زباں تیرے بغیر

کسقدر روشن تھیں تیرے نور سے آنکھیں مری
کس قدر تاریک ہے سارا جہاں تیرے بغیر

جن میں رقصاں تھیں ہزاروں عشرتیں رنگینیاں
ہیں انہیں آنکھوں سے اشکِ غم رواں تیرے بغیر

رات دن بے چین رہتا ہوں ترے دیدار کو
رحم کر اے جاں! کہ میں ہوں نیم جاں تیرے بغیر

تو میسر آئے تو سو عشرتیں تجھ پر نثار
ہر خوشی ہے اب تو اک رنجِ گراں تیرے بغیر

تیرا طاہرؔ جی رہا ہے سایۂ افلاک میں
ورنہ سچ یہ ہے کہ ہے یہ بے اماں تیرے بغیر

الفضل کے خریداران کراچی

کی خدمت میں التماس ہے کہ براہِ کرم اپنے اپنے علاقہ تقسیم ڈاک کے نمبروں سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس کے مطابق پتہ جات پر نمبر نوٹ کیے جائیں۔ اس سے پرچہ زیادہ محفوظ طریق سے اور جلدی ان کی خدمت میں پہونچ سکتا ہے۔

نوٹ :- علاقہ کا نمبر پوسٹ مین سے بآسانی دریافت ہو سکتا ہے۔ (مینیجر)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ تبلیغی جلسہ

بمقام احمدیہ لیکچر گاہ متصل شہناز ٹاکیز - بتاریخ ۱۶-۱۷ فروری ۱۹۵۲ء بروز ہفتہ و اتوار

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل لیکچرار حسب پروگرام مضامین ذیل پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے ہر امن پسند شہری کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وہ تشریف فرما کر مستفید ہوں

۱۶ فروری بروز ہفتہ بوقت ۲ بجے بعد دوپہر سے ۴½ بجے تک

بصدارت چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء

مقرر	مضمون	وقت
۱۔ الحاج خواجہ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار	تلاوت قرآن کریم	۵ منٹ
۲۔ خواجہ عبدالمنان صاحب شاد	نظم	۱۰ "
۳۔ الحاج قاضی علی محمد صاحب خطیب جامعہ مسجد احمدیہ سیالکوٹ۔	تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۳۰ "
۴۔ چوہدری محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل سابق مبلغ انگلستان۔	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴۵ "
۵۔ گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ	تقریر	۴۵ "

نوٹ۔ بعد از نماز مغرب جامعہ مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ میں ایک تبلیغی کانفرنس ہوگی۔ جس میں امراء ضلع و سیکرٹری صاحبان تبلیغ و نشر و اشاعت شامل ہوں گے۔

۱۷ فروری بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح سے ۱۲½ بجے تک

— اجلاس اول —

بصدارت جناب مرزا عبدالحق صاحب گورنمنٹ ایڈووکیٹ پراونشل امیر جماعت ہائے پنجاب

مقرر	مضمون	وقت
۱۔ الحاج خواجہ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار	تلاوت قرآن کریم	۵ منٹ
۲۔ عزیز عبدالباسط صاحب طالب علم	نظم	۱۰ "
۳۔ جناب ثاقب زیروی	نظم	
۴۔ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی	محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم بزبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴۵ "
۵۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ گجرات	اتحاد بین المسلمین اور اس کے ذرائع	۴۵ "
۶۔ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ	حیات مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا نقصان پہونچایا	۴۵ "
۷۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ انگلستان و بلاد غربیہ	جماعت احمدیہ پر بعض اعتراضات کے جواب	۴۵ "

نوٹ۔ اجلاس اول کے بعد جلسہ گاہ میں نماز ظہر و عصر ادا ہوگی۔

— اجلاس دوم —

بصدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

مقرر	مضمون	وقت
۱۔ الحاج خواجہ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار	تلاوت قرآن کریم	۵ منٹ
۲۔ خواجہ عبدالمنان صاحب شاد	نظم	۱۰ "
۳۔ جناب ثاقب زیروی	نظم	
۴ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ	مسئلہ فلسطین اور قوم یہود	۳۰ "
۵ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ انگلستان و بلاد غربیہ	مسئلہ جہاد	۳۰ "
۶۔ مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ	احمدی نوجوانوں سے خطاب	۳۰ "
۷ چوہدری محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل سابق انگلستان	جماعت احمدیہ کی مخالفت کے اسباب	۳۰ "

نوٹ۔ دوران تقریر میں کوئی صاحب بولنے کے مجاز نہیں ہوں گے۔

سید امجد علی سیکرٹری نشر و اشاعت جماعت احمدیہ سیالکوٹ

درخواست دعا

مندرجہ ذیل احباب مختلف عوارض سے صاحب فراش ہیں احباب کرام ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ نبی بخش صاحب تاجر بدوملہی (سابق ڈیرہ بابا نانک) شیخ عبدالکریم صاحب ابن شیخ نبی بخش صاحب اور اہلیہ شیخ عبدالکریم صاحب و شیخ محمد شریف صاحب ٹمبر ڈیلر بدوملہی و چوہدری خیر الدین صاحب آڑھتی بدوملہی مصباح الدین صاحب ابن مولوی خیرالدین صاحب آف نارووال

روزنامہ الفضل لاہور
۱۲ فروری ۱۹۵۲ء

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

ہم نے چند روز ہوئے الفضل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف براہین احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچہ میں سے اقتباس دے کر واضح کیا تھا۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی دو قسم کی فتحوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اول یہ کہ اسلام عقاید۔ اپنی تعلیم اور اپنے احکام کی رو سے ایک جامع اکمل۔ اتم اور نقص سے دور دین ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی تعلیم انسانی عقل کے ترازو پر بھی پوری اترتی ہے اور اس لحاظ سے بھی آج تک جس قدر فلسفہ اور سائنس نے ترقی کی ہے۔ اور آجتک جو حقائق دریافت کئے ہیں۔ جہاں تک انسانی زندگی کے بہترین طریق کار کا تعلق ہے۔ اسلام کے پیشکردہ طریق کار سے وہ لگا نہیں کھا سکتے

باقی رہے مذاہب تو مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ دیگر مذاہب اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ خود ان مذاہب کے ادعا اور اسلام کے ادعا کو لے کر مقابلہ کیا ہے اور یہودیت اور عیسائیت کو پیش کر کے بتلایا ہے کہ ان مذاہب کا اپنی اکملیت کے لئے کوئی ادعا ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ مذاہب اپنے نامکمل ہونے کا اعلان خود پکار پکار کر کر رہے ہیں

دوسری فتح اسلام کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتلائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلام ایک زندہ دین ہے۔ اس کی برکات اور معجزات ابدالاباد تک زندہ ہیں۔ اور اس امر میں آج کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اسلام میں قیامت تک ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو اللہ تعالٰے سے تعلق رکھنے والے ہوں گے اور جو اسلام کے طریقوں پر عمل کر کے اللہ تعالٰے سے براہ راست روشنی حاصل کریں گے۔ اور اپنے معجزات سے اسلامی طریق کار کی برتری دوسرے ادیان پر ثابت کرتے رہیں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی دیباچہ میں یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ ایک دین کو عقائد۔ تعلیم اور احکام کے رو سے عقلاً مکمل اور جامع ثابت کرنا بڑی بات ہے۔ مگر صرف اس سے اسلام کی دوسرے مذاہب پر برتری ثابت نہیں۔ ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ بیشک یہ دین عقل کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ مگر اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ اللہ تعالٰے کی طرف سے بھی ہے؟

اگر ہم واقعی دین کی حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ تو یہ سوال بڑا اہم ہے۔ ایک دینی تحریک اور دوسری دنیاوی تحریکوں میں آخر مابہ الامتیاز ہے کیا؟ کیا یہی نہیں کہ ایک دین زندگی کے سوال کو صرف ورلی زندگی کے نقطۂ نظر سے نہیں لیتا۔ بلکہ وہ انسانی اعمال کو ان نتائج کے تعلق سے جانچتا ہے جو مابعد الموت کی زندگی میں نکلنے والے ہیں۔ اگر موت کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ تو پھر دنیاوی تحریکیں جو بعض دانشمند لوگ چلاتے ہیں ہماری رہنمائی کے لئے کافی ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایسی تحریکیں خواہ بظاہر کتنی ہی عقلاً صحیح معلوم ہوتی ہوں۔ انسان کے ضمیر کو تسلی نہیں کر سکتیں۔ ان میں ایسی خامیاں رہ جاتی ہیں۔ جن کا جواب ہماری عقل نہیں دے سکتی۔

ہماری عقل کہتی ہے کہ سچ بولنا اچھی بات ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہزاروں لاکھوں لوگ جھوٹ بول کر بڑے بڑے دنیاوی فوائد حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی طرح ہماری عقل کہتی ہے کہ انصاف اچھا ہے۔ مگر دنیا میں کتنے ہی لوگ ہیں جو بے انصافیوں سے بڑے بڑے مدارج حاصل کر لیتے ہیں۔ ایک انسان ہر روز اپنی آنکھوں سے یہ باتیں دیکھتا ہے تو اس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ عقل کا یہ کہنا کہ سچ بولنا اچھی بات ہے یا انصاف اچھا ہے درست نہیں ہے۔ اس طرح عقل اور تجربہ و مشاہدہ میں ایک ذہنی تصادم ہوتا ہے۔ اور عقل چکرا جاتی ہے۔ اب اگر آپ کوئی ایسی تحریک چلائیں۔ جس میں سچ بولنا یا انصاف پر قائم رہنا ضروری ہو تو چند ہی روز میں آپ کو اپنی غلطی محسوس ہو جائے گی۔ اور محض ورلی دنیا کے حالات سے اس کا کوئی مسکت جواب آپ نہیں دے سکیں گے۔ ہزاروں مثالیں آپ کے سامنے ایسی لائی جائیں گی کہ جھوٹ اور بے انصافی سے لوگوں نے بڑے بڑے مادی فوائد حاصل کئے اور مرتے دم تک بظاہر آرام سے زندگی بسر کرتے رہے

پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سچ بولنا اور انصاف کرنا غلط اصول ہیں۔ آپ غور کرتے ہیں سوچتے ہیں تو آپ کا دل ہرگز یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کہ واقعی سچ بولنا اور انصاف کرنا غلط اصول ہیں۔ بحث کے دوران میں اپنی اپنی بات پر جمے رہنے کی غرض سے کوئی انسان ایسا کہہ دے تو کہہ دے۔ ورنہ یہی ہم دیکھتے ہیں کہ عملاً اکثر لوگ جھوٹے اور بے انصاف ہوتے ہیں مگر شاید آج تک فاسق سے فاسق انسان بھی ایسا نہیں ہوا جس نے کبھی تنہائی میں اس امر پر غور کیا ہو اور فی الواقعہ وہ یہ ایمان رکھتا ہو کہ جھوٹ بولنا۔ اور بے انصافی کرنا جائز ہیں۔ حالانکہ اکثر لوگوں نے ان کی وجہ سے بڑے بڑے دنیاوی فوائد حاصل کئے ہیں۔

پھر اس ذہنی الجھن کا حل کیا ہے؟ ایک طرف تو ہمارا دل نہیں مانتا کہ جھوٹ اور بے انصافی اچھی باتیں ہیں۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر لوگوں نے جھوٹ اور بے انصافی سے بڑے بڑے دنیاوی فوائد حاصل کئے ہیں۔ اگر ہماری زندگی ورلی زندگی تک ہی محدود ہو تو واقعی اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ سوا اسکے کہ ہم مان لیں کہ سچ جھوٹ اور انصاف اور بے انصافی کے امتیازات محض توہمات ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت نہیں اور اگر تمام دنیا کے انسانوں کی یہی ذہنیت بن جائے تو ذرا اس دنیا کا تصور ذہن میں لکیئے جو اس ذہنیت سے پیدا ہو گی۔ ایسی دنیا میں انصاف کی عدالتیں بے معنی ہوں گی۔ کوئی نظام بے معنی ہو گا۔ جب حق و انصاف کوئی چیز ہی نہیں تو حق و انصاف کی عدالتیں یا نظام کچھ بھی حقیقت نہیں رکھ سکتے۔ لوٹ کھسوٹ ڈاکہ چوری سینہ زوری۔ الغرض ہر قسم کا جرم جس کو آج ہم جرم کہتے ہیں کوئی جرم نہیں ہو گا۔

اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ یہی کہ باقی دنیا قائم رہے یا نہ رہے انسان دنیا میں نہیں رہے گا۔ اور اگر رہے گا بھی تو صرف ایسا انسان۔ جس کا شاید تصور بھی آپ کو کپکپا دے۔ غول بیابانی قسم کا انسان اور شاید اس سے بھی زیادہ بھیانک اور خونخوار انسان جس کو شاید حیوان کہنا بھی درست نہیں ہو گا۔

مگر آپ روز دنیاوی لحاظ سے بڑے بڑے کامیاب جھوٹ دیکھتے ہیں۔ بڑی بڑی کامران بے انصافیاں مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس کے باوجود بھی آپ جھوٹ کو بڑا اور بے انصافی کو غلط سمجھتے ہیں۔ اور اگر آپ غور کریں تو اس وجہ سے دنیا اب تک قائم چلی جاتی ہے یہ خیال آپ کی ضمیر سے نہیں نکل سکتا ہے۔ پھر سوال ہے کہ اس الجھن کا حقیقی حل کیا ہے۔ اگر آپ اپنی ضمیر کی گہرائیوں کو ٹٹولیں تو آپ کو اس کا جواب مل جائیگا اور وہ یہ ہے کہ زندگی ورلی دنیا ہی میں ختم نہیں ہو جاتی ایسا دن ضرور آنے والا ہے۔ جب جھوٹ کا کوڑا اور بے انصافی کا بھوت عریاں کیا جائے گا۔ جس دن سچ اور انصاف کی فتح ہو گی

اسلام آپ کی ضمیر کی اس آواز کو ابھارتا ہے وہ آپ کے اندرونی احساسات کے ارتقاء کے لئے ایک علمی لائحہ عمل پیش آتا ہے۔ جس کو توہمات سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اس فطری بنیاد پر ایک شاندار عمارت اٹھاتا ہے۔ وہ اس مابعد الموت زندگی کے لئے ٹھوس حقائق پیش کرتا ہے۔ اسلام کے معجزات اور کرامات کوئی شعبدہ گری نہیں ہے۔ بلکہ وہ زندہ خدا تعالٰے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے زندہ نشانات ہیں۔ زندہ معجزات ہیں۔ جن کے بغیر انسان اپنی ضمیر کی آواز کو اور اپنے ماحول کے مشاہدات کو متوازن نہیں کر سکتا۔ اپنے آپ کو تسلی نہیں کر سکتا اور اس الجھن کو نہیں سلجھا سکتا جو صرف عقلی سطح پر زندگی بسر کرنے کی وجہ سے اسکے تجربات و مشاہدات اور اس کی اندرونی احساس کے تضاد سے پڑ جاتی ہے۔ اور اسطرح اسلام آپ کو حیوان سے انسان انسان سے باخلاق انسان بناتا ہے۔ اور اسکے بعد آپ کو باخدا انسان بنا کر اس جنت حیات میں داخل کر دیتا ہے۔ جس میں آپ حقیقی اطمینان حاصل کر سکتے ہیں۔ نفس مطمئنہ کی جنت۔ اور اسلام کی حقیقی فتح یہی ہے۔

جب ہم کہتے ہیں کہ اسلام ایک زندہ دین ہے تو اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہوتا کہ اسلام عقلی لحاظ سے ایک مکمل دین ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جن معاملات زندگی میں ہماری عقل کام نہیں دے سکتی اور وہ کھسیانی ہو کر رہ جاتی ہے۔ ان معاملات کے صحیح ادراک کے لئے بھی اسلام ایک ٹھوس اور زندہ ثبوت پیش کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ فلسفیوں کی طرح صرف یہ نہیں کہتا کہ زندگی کے مکمل حل کے لئے مابعد الطبیعات کی دنیا ہونی چاہیے اور نہ وہ دوسرے مذاہب کی طرح اس غیر محسوس دنیا کا تصور محض توہمات کی بنا پر بناتا ہے۔ بلکہ وہ مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت کرتا ہے کہ واقعی ایسی دنیا موجود ہے۔ وہ اس دنیا کے مرکز اور تمام کائنات کے حقیقی مرکز اللہ تعالٰے سے براہ راست تعلق پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا

اسلئے جو لوگ اسلام۔ کو محض بہترین قوانین کا ایک مجموعہ سمجھتے ہیں۔ اور بس وہ اسلام کی حقیقت سے بہت دور ہیں۔ آجکل جتنی بھی اسلامی تحریکیں پیدا ہوئی ہیں۔ وہ اسی نقطۂ نظر سے ہوئی ہیں۔ ان میں اور دوسری لادینی دنیاوی تحریکوں میں اصولاً کوئی فرق نہیں ہے صرف احمدیت ہی ایک ایسی تحریک ہے جو مکمل اسلام کو پیش کرتی ہے۔ وہی اسلام کی حقیقی فتح کی علمبردار ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ صرف یہی نہیں ہے کہ اسلام عقاید۔ اپنی تعلیم اور اپنے احکام کے لحاظ سے جامع اور اکمل دین ہے۔ بلکہ آپ کا دعوےٰ یہ ہے کہ

جہاں اسلام عقائد اپنی تعلیم اور اپنے احکام کے لحاظ سے جامع اور اکمل دین ہے وہاں وہ زندہ برکات اور معجزات کا بھی حامل ہے جکے بغیر انسان کمال یقین کے مینار تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ زندگی کی صراط مستقیم پر ایک قدم اٹھا سکتا ہے۔

یادِ ایام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آج سے پینتالیس سال قبل کی ایک ڈائری

القول الطیبّ - ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ نماز میں کھڑے ہو کر اللہ جلشانہٗ کا کس طرح نقشہ پیش نظر ہونا چاہیئے؟

حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ موٹی بات ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ ادعوہ مخلصین لہ الدین۔ اخلاص سے خدا تعالٰے کو یاد کرنا چاہیئے۔ اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو۔ احسان ہو۔ اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو۔ کہ بس وہی ایک ربّ اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے۔ کہ اپنے آپ کو اس طرح کھڑا کرے۔ کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جائے۔ اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے۔ اور بہت توبہ و استغفار کرے۔ اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے۔ تاکہ تزکیہ نفس ہو جائے۔ اور خدا سے پکا تعلق ہو جائے۔ اور اسی کی محبت میں محو ہو جائے۔ اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے۔ اور سارا سورہ فاتحہ میں ہی آجاتا ہے۔ دیکھو ایاکَ نعبد و ایاکَ نستعین میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور امداد کے لئے خدا تعالٰے سے ہی درخواست کی گئی ہے۔ اور خدا تعالٰی سے ہی مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے۔ اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے۔ اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے۔ جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں۔ اور جو انہی کی اتباع اور انہی کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالٰے سے دعا مانگی گئی ہے۔ کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا۔ جنہوں نے تیرے رسولوں اور تیرے نبیوں کا انکار کیا۔ اور شوخی اور شرارت سے کام لیا۔ اور اسی جہان میں ہی ان پر غضب نازل ہؤا۔ یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصد سمجھ لیا۔ اور راہِ راست کو چھوڑ دیا۔ اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے۔ اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اخلاص پیدا ہو۔ اور خدا تعالٰے سے کامل محبت ہو۔ اور معصیت سے جو بہت بُری بلا ہے۔ اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے۔ طبعی نفرت ہو۔ اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ و جلال۔ مال و دولت۔ عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو۔ اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے۔ کہانیوں کے پیچھے لگا ہؤا ہے۔ جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں۔ وہ گراہؤا ہے۔ اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دعا ہے۔ جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا۔ وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

فرمایا۔ مصائب اور شدائد کا آنا نہایت ضروری ہے۔ کوئی نبی نہیں گزرا۔ جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مرجاتا ہے۔ تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو۔ ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں۔ کہ خدایا وہ راہ دکھا جس سے تو راضی ہو۔ اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی۔ تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلا بھی نہ آوے۔ اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے۔ وہ ابلہ ہے اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہؤا ہے۔ ان کے ساتھ یہی معاملہ ہؤا ہے۔ کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے۔ اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہؤا۔ حضرت ابراہیمؑ پر دیکھو کیسا نازک ابتلا آیا تھا۔ اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زمانہ آگیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہؤا۔ یتیمی بھی تو بُری بلا ہے۔ خدا جانے کیا کیا دُکھ اٹھائے۔ اور پھر دعوی کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو انبیاءؑ کا دوسرا نام اہلِ بلا و اہلِ ابتلا بھی ہے۔ ابتلاؤں سے کوئی نبی بھی خالی نہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے۔ اور پھر انبیاءؑ کو تو رہنے دو۔ امام حسینؓ کو دیکھو۔ کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلا آیا تھا۔ کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے۔ کہ اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس کی تھی۔ اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے۔ اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہؤا۔ تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا۔ کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے۔ اور لوگ بول اٹھے۔ کہ اس وقت عربوں کی حیثیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتیں اور بچے تک بھی ان کے قتل کئے گئے۔ اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ جاہل تو کہیں گے۔ کہ وہ گنہگار اور بد اعمال تھے۔ اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آرام سے کوئی درجہ نہیں ملا کرتا۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دیئے جاتے ہیں۔ اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر نہیں چاہتے۔ اندیشہ ہے۔ کہ وہ دین ہی چھوڑ دیں۔ جیسے کہ شیعہ لوگ ہیں۔ کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہیں۔ جو امتحانوں اور آزمائشوں کے بعد حاصل ہؤا کرتی ہے۔ اور نہ ہی اس کی پرواہ کرتے ہیں۔ مگر سیاپا لگاتار کئے جاتے ہیں۔ اور چھوڑنے میں نہیں آتے۔ کیا امام حسینؓ نے اپنی وصیت کی تھی۔ کہ میرے بعد میرا سیاپا کرتے رہنا۔ یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہیں۔ ان کے بڑے بڑے تلخ امتحان ہوئے ہیں۔ اور جو پہلوں کا حال ہے۔ وہ آنے والوں کے لئے ایک سبق ہے۔ یہ تو بڑی غلطی ہے۔ کہ ایک طرف تو انسان چاہے۔ کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو۔ اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہوں۔ اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بن جاوے۔ یہ تو ایسا مشکل ہے۔ جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گذر جانا۔ بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جب تک ابتلاؤں اور امتحانوں میں انسان پورا نہ اترے۔ وہ کچھ نہیں بنتا۔ (الحکم)

ایک مخلص خاتون کا انتقال

میری والدہ ماجدہ زینب بی بی بیوہ بابو الٰہی بخش صاحب مرحوم بروز اتوار مورخہ ۱۳/۱/۵۲ بعمر ۶۵ سال بعارضہ درد دل اور فالج صبح ۵½ بجے انتقال کر گئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا۔ ان کو نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد میں بھی پابند پایا۔ جبتک بینائی قائم رہی۔ روزانہ تلاوت قرآن مجید کی پابند رہیں۔ انہوں نے سنہ ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی۔ اور صحابیہ و موصیہ تھیں۔ شریعت اسلامیہ کی سختی سے پابند رہیں۔ اور اپنی ساری اولاد کو قادیان میں تعلیم دلائی۔ میرے والد ماجد بابو الٰہی بخش صاحب جو اسٹیشن ماسٹر تھے۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کے بعد ہم تینوں بہن بھائی کم سن تھے۔ اور ہمارے رشتہ داروں میں کوئی اور احمدی نہ تھا۔ ہماری والدہ ماجدہ کا ہم پر سب سے بڑا احسان ہے۔ کہ غیر احمدی ماحول سے نکال کر سنہ ۱۹۱۷ء کے اوائل میں ہی ہمیں قادیان لے آئیں۔ اور اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے ہم تینوں کا احمدیوں میں رشتہ و ناطہ کیا۔

حضرت ام المومنین قیام قادیان میں بہشتی مقبرہ جاتے وقت ہمیشہ ان کے ہاں تشریف لایا کرتی تھیں۔ اور ان کو بھی حضرت ام المومنین سے عقیدت و محبت تھی۔ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ہم تینوں بہن بھائیوں کے لئے صبر جمیل اور والدہ صاحبہ کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(ابو الضیاء عطاء اللہ سگنیلر گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس حیدر آباد سندھ)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر سبز اشتہار کی اشاعت

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جو بیس فروری کو منایا جائیگا۔ صیغہ تالیف و تصنیف نے سبز اشتہار کی طباعت و اشاعت کا انتظام کیا ہے۔ یہ اشتہار کتابی شکل میں سبز کاغذ پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اور آرٹ پیپر کا خوشنما ٹائیٹل اس پر لگایا ہے۔ حجم ۴۰ صفحے۔ قیمت فی نسخہ چار آنے اور ایک صد کے خریدار کے لئے ۲۵ روپے کی بجائے ۲۰ روپے رعایتی قیمت ہوگی۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ فوراً اپنے آرڈر معہ قیمت بھجوا دیں۔ اور ۲۰ فروری کو اسکی نمایاں طور پر اشاعت کریں۔ (انچارج بکڈپو تالیف و تصنیف)

درخواست دعاء

(۱) عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نیروبی سے ۲۸/۱۲/۵۱ بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۳۰/۱۲/۵۱ شام ربوہ پہنچ گئے تھے۔ اب آپ ۱۰/۲/۵۲ صبح ربوہ سے چناب ایکسپریس پر سوار ہو کر کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں سے وہ بذریعہ ہوائی جہاز نیروبی جاویں گے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ عزیز موصوف کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرماویں۔ عزیز موصوف کا یہ سفر قرآن مجید کے سواحلی ترجمہ کے سلسلہ میں تھا۔ جو نیروبی میں چھپ رہا ہے۔

(خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

فکر و نظر

(خورشید احمد)

یورپ میں اسلام کی ترقی

اہل حدیث معاصر "الاعتصام" ایک برطانی مورخ کے حوالہ سے لکھتا ہے۔

"یورپ میں مذہبی تحریکوں کے باخبر مبصرین کو اس واقعہ سے سخت حیرت ہو رہی ہے کہ اسلام کس تیزی اور خاموشی کے ساتھ یورپ والوں کے دماغوں پر چھا رہا ہے۔ بودھ مذہب کی رفتار بھی کافی تیز ہے۔ لیکن اسلام نے تو یورپ میں نہائت ہی مضبوطی کے ساتھ قدم جما لئے ہیں۔ اور یورپ کی تمام اہم جماعتوں میں اس کا اثر پہلے سے بہت گہرا ہے .... اس نے اپنے لئے انگلستان اور ہالینڈ کی نئی زمین تیار کر لی ہے .... اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ انگلستان میں اوسطاً ایک عیسائی روزانہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ آئندہ نسل تک یہ تعداد تین گنا تک ہو جائے"

(الاعتصام ۴ جنوری ۵۲ء)

یورپ میں اسلام کی یہ ترقی یقیناً اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ اور ہر سچے مسلمان کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہے — لیکن معاصر الاعتصام اور اس کے قارئین نے کیا کبھی اس بات پر بھی غور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کن لوگوں کے ذریعے یورپ میں اسلام کو پھیلا رہا ہے؟

اس امر واقعہ سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ موجودہ زمانہ میں یورپ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا خیال سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا — اور آج دنیا بھر میں صرف جماعت احمدیہ ہی کو یہ سعادت حاصل ہے۔ کہ وہ منظم رنگ میں ایک لمبے عرصہ سے ان ممالک میں کامیابی کے ساتھ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ چنانچہ خود مسلمانوں کو اعتراف ہے کہ

"بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ ایشیا یورپ امریکہ۔ افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں۔ جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ لیکن تاثرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہوئے ہیں .... اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے" (الفتح مصر)

"زمانہ حال میں ممالک مغربیہ میں تبلیغ اسلام کی ابتدا اگر دیکھا جائے تو احمدی حضرات کی بلند نظری سے ہوئی ہے"۔

(ہمدم لکھنؤ)

ہمدم معاصر الاعتصام سے صرف دو امور عرض کرنا چاہتے ہیں۔

(۱) مومن کی یہ علامت ہے کہ وہ حق بات کہنے میں کبھی تامل نہیں کرتا۔ کیا الاعتصام یہ اعتراف کرنے کی جرأت کرے گا۔ کہ یورپ میں اسلام کی ترقی میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو بھی وقعی بڑا دخل حاصل ہے؟

(۲) کیا وجہ ہے کہ اور کسی مسلمان فرقہ۔ انجمن یا سوسائٹی کو یورپ میں تبلیغ اسلام کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ اور یہ سعادت اللہ تعالےٰ انہی لوگوں کو بخش رہا ہے۔ جو آپ کے نزدیک نعوذ باللہ کافر۔ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہو چکے ہیں — ایک سے ایک بڑھ کر اسلام کی اجارہ داری کا دم بھرنے والوں کو تو تکفیر بازی اور باہمی سر پھٹول سے فرصت نہ ملے۔ اور "کافر" اسلام کی خدمت کریں آخر یہ کیا ماجرا ہے۔ اور اس سے کیا نتیجہ اخذ ہو سکتا ہے۔

روس کی بیرونی دنیا سے علیحدگی

ایک کمیونسٹ مضمون نگار ایس۔ ڈالٹن صاحب "افریقہ سیاہ میں آزادی کی جدو جہد" کے عنوان سے سامراجیوں کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"سامراجیوں نے افریقہ سیاہ میں اپنی نوآبادیات کو عرصہ دراز تک بیرونی دنیا سے مکمل طور پر علیحدہ رکھا۔ کوئی شخص بھی ان جرائم سے باخبر نہیں تھا۔ جو سرمایہ دار اجاروں کی جیبیں بھرنے کو زیادہ سے زیادہ نفع اندوزی کے لئے یہاں کئے جاتے تھے"۔

افریقہ کی سیاہ آبادی کو "بیرونی دنیا سے مکمل طور پر علیحدہ" رکھنا یقیناً ایک صریح ظلم تھا۔ ہر انصاف پسند اس اقدام کی مذمت کرے گا۔ لیکن سامراجی تو اس لئے ایسا کرتے تھے۔ تاکہ "کوئی شخص بھی ان کے جرائم سے باخبر نہ ہو سکے"۔ سوال یہ ہے کہ اشتراکیت کے سب سے بڑے تجربہ گاہ روس کو کیوں اس وقت تک بیرونی دنیا سے مکمل طور پر علیحدہ رکھا گیا ہے؟ کیا اسی لئے کہ وہاں کے جرائم سے بھی دنیا باخبر نہ ہو سکے! ایک طرف تو یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ روس کی سرزمین اشتراکیت کی بدولت آزادی خوشحالی اور امن و امان کا گہوارہ بن چکی ہے۔ اور وہاں پر اب ظلم و ستم کا نام و نشان نہیں رہا۔ لیکن دوسری طرف اسے بیرونی دنیا سے یوں منقطع کر رکھا ہے۔ جیسے اگر دنیا نے وہاں کی آزادی اور خوشحالی کی ایک جھلک بھی دیکھ لی۔ تو شائد اسے نظر لگ جائے گی۔ آخر یہ کیا معمہ ہے؟

شائد کہا جائے کہ روس اور باقی دنیا کے درمیان یہ آہنی پردہ اس لئے ہے کہ وہاں پر سامراجی کوئی شرارت نہ کر سکیں — لیکن جب دنیا اپنی آنکھوں سے روس میں مکمل آزادی رائے اور وہاں کی خوشحالی کا مشاہدہ کر لے گی۔ تو پھر سامراجیوں کے لئے شرارت کا موقعہ ہی کب رہے گا۔ اس صورت میں تو ساری دنیا آپ ہی آپ کمیونسٹ بن جائے گی۔ اور سامراج کو ختم کر دینے پر تل جائے گی۔ اگر کمیونسٹ روس کی ایک جھلک بھی دکھانے کو تیار نہیں۔ تو پھر دنیا تو یہی سمجھنے پر مجبور ہو گی کہ آزادی اور خوشحالی کا دعوےٰ محض ڈھونگ ہے۔ اور خود ان کے اپنے الفاظ کے مطابق روس کو بیرونی دنیا سے مکمل طور پر علیحدہ اسی لئے رکھا گیا ہے۔ تاکہ "کوئی شخص بھی ان جرائم سے باخبر نہ ہو سکے جو وہاں پر ہو رہے ہیں"۔

اعتراض برائے اعتراض

ہمیں احمدیت کے مخالفین سے ایک بڑا شکوہ یہ رہتا ہے۔ کہ وہ کبھی براہ راست احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی معلومات کی بنیاد وہ معاندانہ لٹریچر پر رکھتے ہیں۔ حالانکہ محض معاندانہ لٹریچر پڑھنے سے انسان کبھی غیر جانبدارانہ طور پر کسی معاملے کی تحقیق نہیں کر سکتا اور ہمارے خلاف جو لٹریچر اس وقت تک شائع ہوا ہے۔ اس کی تو نمایاں خصوصیت ہی یہ ہے کہ اس میں حوالے نامکمل اور اقتباس ادھورے ہوں گے ایک فقرہ دے دیا جائے گا۔ اور اس فقرے کا جو مفہوم اور منشا اس سے آگے بیان کیا ہو گا۔ اسے صاف چھوڑ دیا ہو گا۔ گویا اعتراض برائے اعتراض کے اصول پر عمل ہو گا۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے لٹریچر سے کب انسان معاملہ کی تہ تک پہونچ سکتا ہے؟

حال ہی میں جب اسی قسم کا سلوک امیر جماعت اسلامی جناب مودودی صاحب کے لٹریچر سے کیا گیا تو ان کے معتقدین نے صدمہ محسوس کرتے ہوئے لکھا۔ کہ

"یہ دیکھ کر صدمہ ہوتا ہے کہ امیر جماعت اسلامی سید ابو الاعلیٰ مودودی کے نظریہ کے مخالف یا موافق رائے قائم کرنے سے پہلے آپ کے سارے لٹریچر کا مطالعہ تو بڑی چیز ہے۔ متعلقہ مسودات کے مطالعہ کی زحمت بھی گوارا نہیں کی جاتی۔ لیکن بایں ہمہ تنقید اور قلم کی شوخی دو آتشہ ہوتی ہے .... ہم اصولی تبصرہ کے لئے یہ چاہتے ہیں کہ خالی الذہن ہو کر ان کے بیانات اور نظریہ کا پہلے مطالعہ کیا جائے۔ ..... اس کے علاوہ امیر جماعت کے رسائل اور کتب سے اقتباس اس انداز سے لئے جاتے ہیں کہ اس سے کسی نہ کسی طرح اعتراض کا پہلو نکل آتا ہے۔ اور یقیناً نکل آتا ہے۔ یہ بھی وضوح حق کے لئے بلکہ جسے وہ اپنا حریف سمجھ لیتا ہے اسے بدنام کرنے کے لئے یا صرف اعتراض برائے اعتراض کے لئے"

(الاعتصام گوجرانوالہ ۴ جنوری ۵۲ء)

مندرجہ بالا سطور میں جو شکوہ کیا گیا ہے۔ اور غیر جانبدار تبصرہ کے لئے جو اصول بیان کیا گیا ہے وہ بلا شبہ بالکل صحیح اور درست ہے۔ بشرطیکہ محض مودودی صاحب کے لٹریچر کے لئے ہی اسے ملحوظ نہ رکھا جائے۔ بلکہ ہر تحریک اور ہر مسئلہ کا مطالعہ کرتے وقت اسے ملحوظ رکھا جائے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ اور تو اور خود جناب مودودی صاحب اور ان کے رفقاء نے بھی احمدیت کا مطالعہ کرتے ہوئے اس اصول کو ملحوظ نہیں رکھا۔

یوم مصلح موعود

یوم مصلح موعود انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ فروری بروز بدھ ہو گا۔ تمام جماعتیں اس مبارک دن کو پوری شان سے منائیں۔ ظہور حضرت المصلح الموعود کے متعلق جو الہٰی بشارات اور برکات اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کو وضاحت سے بیان کیا جائے۔ پسر موعود کی پیشگوئی پر "التبلیغ" کے آٹھ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ تقریروں کی تیاری میں ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ صیغہ نشر و اشاعت سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بائیبل میں پادریوں کی دخل اندازی

از مکرم فارانی صاحب سچلوون ضلع سرگودھا

اللہ تعالےٰ کا یہ فضل اور تصرف ہے کہ پہلے دشمن اپنے لاؤ لشکر سمیت اسلام پر حملہ آور ہو رہا تھا اور عام مسلمان اس کی تاب نہ لا کر ہتھیار ڈال رہے تھے۔ اور طبقہ علماء اور نئی روشنی کے تعلیم یافتہ زمانہ حاضرہ کی سائنس و فلسفہ سے دب کر اسلام کی طرف سے نہایت لجاجت کے ساتھ ہر موقعہ پر معذرت پیش کر رہے تھے مگر اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو ایسے سامان میسر آ گئے ہیں کہ نہ صرف مدافعت کی اللہ تعالےٰ نے اسے توفیق عطا فرمائی ہے بلکہ وہ دشمن کے قلعہ پر حملہ کر کے اس کی فصیل میں نہایت وسیع شگاف اور دراڑیں ڈال چکی ہے جس سے دشمن میں سراسیمگی اور گھبراہٹ واضح طور پر پیدا ہو چکی ہے اور اس کے اپنے ہاتھوں سے ایسے فعل سرزد ہو رہے ہیں جو اس کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب عیسائیت پر پے در پے زور آور حملے کئے تو عیسائی مجالس مذہبیہ نے حسب معمول "اصل یونانی نسخہ سے مقابلہ کر کے ترجمہ پر نظر ثانی کی گئی" کی آڑ لے کر آیات کی آیات ضرورت زمانہ کے مطابق حذف کر دیں یا ان کے مفہوم و عبارت میں کوئی تبدیلی کر دی۔

مثال کے طور پر جب آپؑ نے عیسائیوں کے اپنے مسلمات میں سے ثابت کیا کہ یسوع مسیح میں بیماروں کو چنگا کرنے کی طاقت کا معجزہ کوئی خصوصیت نہ تھی جو ان کے ابن اللہ قرار دئیے جانے کیلئے دلیل ہو۔ کیونکہ یوحنا ۵ آیات ۲ تا ۴، یروشلم کے بھیڑ دروازہ کے پاس تالاب موسومہ بیت حدا کی بھی یہی خاصیت تھی جب عیسائیت کے اس مایہ ناز عقیدہ پر ضرب کاری پڑی تو ہندوستان کے پادریوں نے ۱۹۲۶ء کے بعد والے بعض اردو ایڈیشنوں سے تالاب کی اس خاصیت سے متعلق وہ آیات حذف کر دیں۔ مگر جب اس پر اعتراض ہوا تو بائیبل سوسائٹی لنکا و ہندلاہور کی ۱۹۴۷ء والی ایڈیشن مطبوعہ امرت الیکٹرک پریس ریلوے روڈ لاہور میں یہ پھر نظر آنے لگی۔ گو بریکٹ کے اندر۔

امریکن مستند انگریزی نسخہ میں جو چالیس عیسائی فرقوں کی نمائندہ مجلس نے بعد بڑے غور و خوض تحقیقات اور قدیم مستند یونانی نسخوں سے مقابلہ اور نظر ثانی کر کے شائع کیا۔ وہ تمام آیات جن کا حضرت یسوع مسیح کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر جانے سے تعلق ہے الحاقی قرار دے کر حذف کر دی گئی ہیں۔ گو حاشیہ پر ان قدیم نسخوں کے حوالے دئیے گئے ہیں جن میں وہ موجود تھیں۔ اب ان مسلمانوں کے لئے جو یہی عقیدہ رکھتے ہیں مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ بن گیا ہے

قابل غور امر یہ ہے کہ ہر فرقہ عیسائیت۔ ملک۔ حکومت کا اپنا اپنا بائیبل ہے۔ پھر ہر زبان کے ترجمہ میں کچھ نہ کچھ فرق ہو گا۔ اس سے بڑھ کر ہر سوسائٹی۔ ادارہ اور فرقہ کی ہر ایڈیشن میں آپ فرق پائیں گے۔ میں نے جہاں تک غور کیا ہے ہر پانچ دس سال کے بعد کوئی کمی بیشی نظر آتی ہے اس سلسلہ میں مجھے ایک دفعہ سلسلہ آیات ۲ و ۳ باب ۳۳ استثناء پیش آئیں میں نے ۱۹۴۵ء میں ایک سلسلہ مضامین زیر عنوان "جلوۂ فاراں" الفضل میں دیا تھا کہ اس پیشگوئی کے سلسلہ میں قریباً تمام مفسرین بائیبل کا ادعا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے سینا شعیر اور فاران کا انہیں سے تعلق ہے نہ کسی اور ہستی سے اور دس ہزار قدوسیوں سے مراد ٹھیک دس ہزار پاکباز اور نیک لوگ نہیں بلکہ یہ عدد کثرت پر دلالت کرتا ہے اسی طرح دوسری عبارت کی تفسیر میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات سے اس پیشگوئی کی وہ تطبیق کرتے ہیں۔

اور مسلمان تیرہ صدیوں سے اس پیشگوئی کا مصداق رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو قرار دیتے آئے ہیں کیونکہ آپؐ اپنے ساتھ ٹھیک دس ہزار پاکباز جاں نثار اور فدائی صحابہؓ جو صحیح معنوں میں قدوسی تھے لے کر مدینہ سے نکل کر کوہ فاران پر جلوہ گر ہوئے اور مکہ فتح کیا۔

اس پر پردہ ڈالنے اور عیسائی دنیا سے چھپانے کے لئے ہمیشہ مفسرین بائیبل اس قسم کی تفسیر کرتے رہے۔ اس میں تحریف کے لئے میں سمجھتا ہوں ان کا یہ پہلا قدم تھا۔ بعد تقسیم جب میری تمام کتب قادیان رہ گئی تھیں میں نے مذکورہ بالا اردو بائیبل بائبل سوسائٹی ہند و لنکا سے خرید کی۔ جب انہی آیات کے دیکھنے کی ایک موقعہ پر دیکھنے کی ضرورت پیش آئی تو میں حیران رہ گیا۔ میں نے جتنے نسخے انگریزی و اردو وغیرہ نئے اور پرانے دیکھے تھے سب میں دس ہزار تعداد تھی۔ اور اب بھی بہت سے نسخوں میں یہی تعداد موجود ہے۔ مگر اس اردو نسخہ میں دس ہزار کی بجائے لاکھوں کی تعداد رکھی گئی ہے۔ دونوں عبارات درج کر کے ہم نے جو حصے ایک دوسرے سے مختلف ہیں خط کشیدہ کر دئیے ہیں۔ پہلی عبارت ہے:۔

> "خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے
> ان پر طلوع ہوا۔ وہ کوہ فاران سے ان
> پر جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدوسیوں
> کے ساتھ آیا۔ اس کے دہنے ہاتھ ایک آتشی
> شریعت ان کے لئے تھی۔ وہ بے شک ان
> لوگوں سے محبت رکھتا ہے اس کے سب
> مقدس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ
> تیرے قدموں میں بیٹھے۔ ایک ایک تیری
> باتوں سے مستفیض ہوگا۔"

لیکن اب یوں عبارت ہے۔

> "خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے
> ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے
> جلوہ گر ہوا۔ وہ لاکھوں قدوسیوں میں سے آیا
> اس کے دہنے ہاتھ میں ان کے لئے آتشی
> شریعت تھی۔ وہ بے شک قوموں سے محبت
> رکھتا ہے۔ اس کے سب مقدس لوگ تیرے
> ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے
> ایک ایک تیری باتوں سے مستفیض ہوگا۔"

یہ تحریف اور تبدیلی کر کے برصغیر ہند کے پادری نے آئے دن کے جھگڑوں سے بچنے اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دلی بغض و کینہ کے باعث اپنا دامن چھڑانے کے لئے سعی ناکام کی ہے۔ وہ سمجھتا ہے جو اردو بائیبل پڑھتا ہے وہ بھلا انگریزی کیوں پڑھے گا۔ یہ بیچارا ہے بھی مجبور۔ اسی ملک سے ہی وہ بے پناہ طوفان اٹھا جس نے اس کے دجل و تخریب کے بظاہر نہایت تناور درخت کی جڑیں بالکل ہلا دیں۔ اس لئے وہ ہمیشہ ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہے اور اردو تراجم میں آئے دن کوئی نہ کوئی کمی بیشی تبدیلی و ترمیم حسب ضرورت کرنے کے لئے معذور و مجبور ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اس میں تمام دنیا کے اپنے دوسرے بھائیوں سے کہیں زیادہ مشاق ہے۔

المختصر میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایسے حالات میں ہمارے سلسلہ کے علماء اور دوسرے احباب جو عیسائیت اور بائیبل سے دلچسپی رکھتے ہیں حوالے پیش کرتے وقت نہایت حزم و احتیاط سے کام لیا کریں۔ بالخصوص اردو نسخوں سے متعلق اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ وہ حوالے جو ہمارے بچہ بچہ کی نوک زبان ہیں اس میں پادری زیادہ دخل اندازی کرتے رہتے ہیں۔ لہذا حوالے دیتے وقت ایڈیشن مطبع سال طباعت۔ شائع کنندہ سوسائٹی یا ادارے وغیرہ کا نام ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔

سالِ رواں کے لئے عہدیداران مرکزیہ کی تشکیل

مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم فروری ۱۹۵۲ء سے شروع ہو چکا ہے۔ ہر سال عہدیداران مرکزیہ کا تقرر بذریعہ نامزدگی کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سال رواں کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل خدام کے سپرد شعبہ جات کا اہتمام فرمایا ہے جس کا اعلان جملہ مجالس کی اطلاع کیلئے کیا جاتا ہے۔

نمبر	نام عہدہ	نام عہدیدار
(۱)	نائب صدر ۱	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
(۲)	" " ۲	" مرزا منور احمد صاحب
(۳)	معتمد	ملک عطاء الرحمٰن صاحب
(۴)	نائب معتمد	سید عبدالباسط صاحب
(۵)	مہتمم تعلیم	مولوی غلام باری صاحب
(۶)	" خدمت خلق	ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
(۷)	" تربیت و اصلاح	مولوی محمد صدیق صاحب
(۸)	" وقار عمل	سید داؤد احمد صاحب
(۹)	" مال	قریشی عبدالرشید صاحب
(۱۰)	مہتمم ذہانت و صحت جسمانی	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
(۱۱)	" تجنید	سیّد جواد علی صاحب
(۱۲)	" تبلیغ	چودھری شبیر احمد صاحب
(۱۳)	" ایثار و استقلال	مولود احمد صاحب بی۔ اے
(۱۴)	" عمومی	مولوی محمد صدیق صاحب
(۱۵)	" تنقید	چودھری سعید احمد صاحب عاجز
(۱۶)	" اطفال	مولوی خورشید احمد صاحب شاد
(۱۷)	محاسب	صوفی محمد رفیق صاحب

نوٹ:۔ ملک عطاء الرحمٰن صاحب اس وقت رخصت پر ہیں۔ لہذا ان کی واپسی تک مولوی غلام باری صاحب سیف بطور قائمقام ہوں گے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے اجتماعی دعاء اور صدقہ

جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ۶۹ R.B ضلع لائل پور نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی اور احباب نے ایک بکرا صدقہ دیا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ۶۹ R.B

پتہ مطلوب ہے

مجھے ایک دوست محمد شفیع صاحب احمدی موضع ماجرہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات جماعت کرٹا بانوالہ (جو پہلے ملٹری میں رہ چکے ہیں) کا پتہ مطلوب ہے۔ وہ خود یا کسی دوست کو ان کا علم ہو تو مجھ کو اطلاع فرما کر مشکور فرمائیں۔

مرزا اشکر علی ۸ موچگوان بازار گوالمنڈی لاہور

قادیان میں ایک اور ولادت

جیسا کہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اخویم مولوی برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان کے ہاں مورخہ ۲/۲/۵۲ کو بروز ہفتہ پہلا بچہ عطا فرمایا۔ نومولود حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا پوتا اور مکرم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا پڑنواسا اور مکرم مرزا برکت علی صاحب آف ایران کا نواسا ہے۔ احباب سے نومولود کی درازیٔ عمر اور بابرکت ہونے کیلئے اور زچہ کیلئے دعاء کی درخواست ہے

ملک صلاح الدین درویش دار المسیح قادیان

چندہ تحریک جدید میں انصار اور عہدیداران انصار کی ذمہ داری

جیسا کہ اخبار الفضل مورخہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۵۱ء میں انصار اور اس کے عہدہ داران کو توجہ دلائی جاچکی ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندہ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے بلحاظ تنظیم انصار پوری طرح جدوجہد فرمائیں۔ کوشش ایسی ہو۔ کہ کوئی انصار اس چندہ میں حصہ لینے میں پیچھے نہ رہے۔ امید ہے۔ کہ اس بارے میں عہدیداران انصار اپنے طور پر بھی اور عہدیداران جماعت مقامی کے ساتھ مل کر بھی پوری طرح جدوجہد کر رہے ہوں گے۔ لیکن اب جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ خطبہ مندرجہ اخبار الفضل ۱۸ر جنوری ۵۲ء بعنوان "اگر تمہیں احمدیت اور اسلام کی سچی محبت ہے۔ تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے" اس کے مطالعہ سے آپ لوگوں پر۔ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی اہمیت اور بھی واضح ہوچکی ہوگی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ تمام انصار اور اس کے عہدیداران کو بتاکید توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے پیش نظر اس تحریک میں خود بھی حصہ لیں۔ اور دوسروں کو بھی ترغیب و تحریص دلائیں۔ بلکہ اپنے بیوی بچوں کو بھی چندہ تحریک جدید میں شامل کریں۔

عہدیداران انصار کو چاہیئے۔ کہ وہ خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل ۱۸ر جنوری ۱۹۵۲ء انصار کو جمع کرکے یا انفرادی طور پر جو صورت مناسب ہو پڑھ کر سنائیں۔ اور ذہن نشین کردیں۔ پھر ہر ایک انصار سے دریافت کیا جائے۔ کہ اس نے چندہ تحریک جدید کا وعدہ لکھوا دیا ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہ لکھوایا ہو۔ تو ان سے لکھوالیا جائے۔ چونکہ وعدہ کی آخری تاریخ ۱۵ر فروری ۵۲ء قریب آگئی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کام میں تساہل سے کام نہ لیا جائے۔ مناسب ہوگا۔ کہ عہدیداران انصار مقامی جماعت کے سکرٹری مال یا تحریک جدید سے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی فہرست دیکھ لی جائے۔ کہ اس فہرست میں ابھی تک کسی انصار کا وعدہ درج نہیں ہوا۔ اس انصار کو اکیلے یا بصورت وفد اس چندے کی اہمیت ذہن نشین کراکے وعدہ لکھوالیا جائے۔ الغرض کوئی انصار اس چندہ میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔

مہتمم مال زعماء صاحبان و انصار کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ۱۵ر فروری ۵۲ء کے بعد اپنی کارگذاری کی رپورٹ میں ذکر کریں۔ کہ تنظیم انصار کے ماتحت چندہ تحریک جدید کے لئے کیا کچھ کوشش ہوئی۔ اور کوشش کا کیا نتیجہ برآمد ہوا۔ (صدر انصار اللہ مرکزیہ)

سچائی اور دین سے محبت

سچائی اور دین سے محبت دونوں اعلیٰ درجہ کے خلق ہیں۔ جنہیں اسلام سکھاتا ہے۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی نے اس کی تعلیم دی۔ اور جھوٹ سے نفرت دلائی ہے۔ قرآن کریم میں ہے کونوا مع الصادقین۔ کہ اے مسلمانو صادقین کی معیت اختیار کرو۔ اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ سچائی کو اختیار کرو۔ ایک دوسرے مقام میں فرماتا ہے۔ کہ اے مومنو سچائی پر جم جاؤ۔ ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین۔ خواہ تمہارا سچا بیان تمہارے اپنے خلاف پڑتا ہو۔ یا ماں باپ کے خلاف پڑتا ہو۔ یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عمل سے ایسا کرکے دکھایا۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات نے آپ کے خلاف مقدمہ کیا۔ اس میں ۵۰۰ روپیہ جرمانہ اور چھ ماہ کی قید ہوسکتی تھی۔ آپ نے مشورہ کیا۔ تو آپ کو کہا گیا۔ کہ یہ بیان دے دیا جائے۔ کہ مقدمہ بنانے والے میرے دشمن ہیں۔ اور دو چار جھوٹے گواہ پیش کرکے بریت حاصل کی جاسکتی ہے۔ مگر آپ نے اس مشورہ کو رد کردیا۔ اور فرمایا کہ میں تو وہی کچھ کہوں گا۔ جو امر واقعہ ہے۔ چنانچہ عدالت نے جب آپ سے پوچھا۔ کہ کیا پیکٹ میں خط آپ نے ہی رکھا تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ہاں میں نے ہی رکھا تھا۔ مگر ایسا عدم علم کی صورت میں ہوا ہے۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ قواعد ڈاکخانہ کی رو سے ایسا کرنا جرم ہے۔ مدمقابل نے ہر چند آپ کو پھنسانے کی کوشش کی۔ مگر آپ کے سچ کی برکت سے آپ کو نجات ہوئی۔ اور آپ کو بری کردیا گیا۔

اس وقت دنیا پرستی غالب ہے۔ اور جھوٹ اور خلاف واقعہ بات کہنا معمولی بات خیال کی جاتی ہے مگر یہ زہر ہے اسے ترک کرنا اور سچائی کو خود قائم کرنا اور اولاد کو قائم کرنے کی ہدایت کرنا نہایت ضروری امور سے ہے۔ درحقیقت یہ اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ دین سے محبت نہیں رہی۔ اور جہالت اپنے زوروں پر ہے۔ اگر دین سے محبت ہو۔ اور خدا کے وجود پر یقین ہو۔ تو پھر کبھی ایسی لاپرواہی اور غفلت کی زندگی نہیں ہوسکتی۔ پس سچائی کو قائم کرنا اور دین سے محبت ہر دو امور ایسے ہیں کہ جن کے بغیر سچا ایمان حاصل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین آمنوا اشد حبا للہ کہ جو سچے مومن ہوتے ہیں۔ ان کی غالب محبت اللہ سے ہوتی ہے۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ یہ خلق اپنے اندر اور اپنی اولادوں کے اندر پیدا کریں۔ اور اس طرح زندگی کے مقصد کو حاصل کریں۔ اس لئے والدین اپنے بچوں کے لئے اپنے گھر میں خالص سچائی کا ماحول پیدا کریں۔ اور اپنے حلقۂ احباب میں بھی۔ (نظارت تعلیم و تربیت)

انصار اللہ کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بعض جماعتوں کے انصار اور ان کے عہدیدار بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھنے میں غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو بلحاظ عمر تین حصوں میں منقسم فرما دیا ہوا ہے۔ بعض چالیس سال سے زائد عمر کے طبقہ انصار میں۔ اور پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال تک خدام میں۔ اور پندرہ سال تک کے اطفال میں۔ تاہر ایک طبقہ بلحاظ اپنی عمر کے تنظیم کے باعث اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے فرائض منصبی کو بہتر طور پر سرانجام دے سکے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ بعض جماعتوں کے اکثر انصار اور بعض انصار کے عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھ رہے۔ میں ان کو اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ بلکہ حضرت امیر المومنین کا ارشاد ان تک پہنچا دینا کافی ہوگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں سمجھتا ہوں۔ انصار اللہ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں سے گذر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے۔ جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان کی فکر میں ہوتا ہے۔ اور جب کوئی انسان اگلے جہان جارہا ہو۔ تو اس وقت اسے اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے۔ اور وہ ڈرتا ہے۔ کہ کہیں وہ ایسی حالت میں اس دنیا میں کوچ نہ کرجائے۔ کہ اس کا حساب گندہ ہو۔ اس کے اعمال خراب ہوں۔ اور اس کے پاس زادِ راہ نہ ہو۔ جو اگلے جہان میں کام آنے والا ہے۔ جب احمدیت کی غرض یہی ہے۔ کہ بندہ اور خدا کا تعلق درست ہوجائے۔ تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایسے حصہ میں اس کا احساس جس قدر ایک مومن کو ہونا چاہیئے۔ وہ کسی شخص سے مخفی نہیں ہوسکتا۔ نوجوان تو خیال بھی کرسکتے ہیں۔ کہ اگر ہم سے خدمت خلق میں کوتاہی ہوئی۔ تو انصار اللہ اس کام کو ٹھیک کرلیں گے۔ مگر انصار اللہ کس پر انحصار کرسکتے ہیں۔ وہ اگر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیں گے۔ وہ اگر دین کی محبت اپنے نفوس میں اور پھر تمام دنیا کے قلوب میں پیدا کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے۔ وہ اگر احمدیت کی اشاعت کو اپنا اولین مقصد قرار نہ دیں گے۔ اور اگر وہ اس حقیقت سے اغماض کرلیں گے۔ کہ انہوں نے اسلام کو دنیا میں پھر زندہ کرنا ہے۔ تو انصار اللہ کی عمر کے بعد کونسی عمر ہے۔ جس میں وہ کام کریں گے۔ انصار اللہ کی عمر کے بعد تو پھر ملک الموت کا زمانہ ہے۔ اور ملک الموت اصلاح کے لئے نہیں آتا۔ بلکہ وہ اس مقام پر کھڑا کرنے کیلئے آتا ہے۔ جب کوئی انسان سزا یا انعام کا مستحق ہوجاتا ہے۔ پس میں ایک دفعہ پھر انصار اللہ کو اس امر کیطرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں"

(خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین منقول اخبار الفضل ۱۰ ۴۴ء)

پس میں حضرت امیر المومنین کا ارشاد انصار تک پہنچا دینے کے بعد انصار جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے نفوس کی اصلاح کے لئے ایسے اعمال بجا لائیں۔ جس سے ان کا خدا راضی ہوجائے۔ مثلاً نیکی و تقویٰ پر قدم مارنا۔ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی اصلاح و تربیت۔ تبلیغ اسلام۔ انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ اعمال بجا لاکر اپنے مولا کو راضی کرلیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین (صدر انصار اللہ مرکزیہ)

احمدیت کے متعلق چند کارآمد حوالے

چوہدری افضل حق صاحب احرار لیڈر کا وہ مقالہ جس میں چار جگہ احمدیت کی تعریف کی گئی ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک آٹھ آنے

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا وہ مقالہ جس میں جماعت احمدیہ کو اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ قرار دیا گیا ہے قیمت معہ محصولڈاک چھ آنے ماہنامہ تریاق جسمیں مجلس احرار کی مسلم لیگ اور تعمیر پاکستان کی مخالفت کا ذکر درج ہے۔ اور حضرت امیر المومنین کا وہ خطبہ جمعہ جو حضور نے ڈاکٹر لیاقت علی خان کے سانحہ قتل پر ارشاد فرمایا جلی قلم سے درج کیا گیا ہے۔ فی نسخہ قیمت -/۴/- تیس ۳۰ نسخوں کی قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ:- منیجر ماہنامہ تریاق پوسٹ بکس ۴۹ لاہور

لاہور میں پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کی پہلی سالانہ کانفرنس

میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے افتتاح کیا

لاہور ۱۱ر فروری کل صبح کارپوریشن ہال میں پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کا پہلا سالانہ اجلاس شروع ہوا جس کا افتتاح میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کیا۔ مسٹر طفیل جمالی کو متفقہ طور پر کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا۔ برٹش نیشنل یونین آف جرنلسٹس کونسل آف پاکستان ایڈیٹرز پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس۔ مشرقی پاکستان کی جرنلسٹس یونین اور پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کی پہلی سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔

صحافت ایک پیشے سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ یہ خدمت کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ کے ذمے بہت سے اہم فرائض ہیں۔ اسلئے آپ کو بہت بلند صلاحیتوں کا حامل ہونا چاہیئے۔ آپ کو ہمیشہ سچائی کی چاہت ہونی چاہیئے۔ اتنی چاہت کہ اس بارہ میں آپ کسی چیز سے خوف نہ کھائیں۔ اور سدا اسی کا بول بولا کرتے رہیں۔ سچائی اور انصاف کے ساتھ ایک محکم عزم عمل بھی چاہیئے

میاں ممتاز دولتانہ نے کہا۔ دنیا نے آپ کو چوتھا حکمران طبقہ تسلیم کیا۔ جو ایک لحاظ سے نیک و بد دونوں اغراض کے لئے دوسرے حکمران طبقوں سے زیادہ قادر وتوانا تھا۔ کیونکہ آپ سب طبقوں کے سرپرست اور رنقاد تھے۔ اور ہر ایک کے حسن و قبح کی پرکھ آپ کے ذمہ تھی۔ لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے طاقت کا غلط استعمال بھی ہو سکتا ہے۔ اگر آپ راستبازی کا دعوےٰ کریں اور بتائیں۔ صرف آدھی سچی باتیں یا سچ جھوٹ کا جامہ پہنا دیں۔ اگر آپ کسی کی بے جا تعریف سے کام لیں تو گویا آپ اس جمہوریت کی جڑوں پر کلہاڑا چلاتے ہیں۔ جس کے سب سے خوشنما پھول آپ خود ہو سکتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا۔ پاکستان ایک نیا ملک ہے۔ جس کی تشکیل بہت حد تک خود آپ کے بے لوث اور پر خلوص حب وطن کی رہین منت ہے۔ اس کے ثقافتی ورثے پر آپ کو بجا طور پر ناز ہے۔ کیونکہ اس میں آپ دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حصہ لیتے ہیں اس کا مستقبل وسیع اور شاندار ہے۔ جس کا صحیح احساس اور تعیین کرنے میں آپ دوسروں سے کہیں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔

"کل پاکستان عربی کانفرنس"

جمعیۃ العربیہ پاکستان کی سالانہ کانفرنس ۱۷، ۱۸، ۱۹ر فروری ۱۹۵۲ء کو کراچی میں ہو رہی ہے۔ جس میں ممالک اسلامیہ کی نامور شخصیتیں شرکت کریں گی۔ کانفرنس کے جلسوں کی صدارت عزت مآب سردار عبدالرب نشتر وزیر صنعت پاکستان فرمائیں گے اس اجلاس کے ساتھ ہی اعلیٰ پیمانہ پر عربی ثقافت کی نمائش بھی ہو گی۔

ناظم جمعیۃ العربیہ پاکستان

تعلیم الاسلام کالج میں ایک لیکچر

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام پروفیسر قاضی ظہیر الدین صاحب ایم اے۔ صدر شعبہ عربی اسلامیہ کالج لاہور "عربی زبان کا مستقبل پاکستان میں" کے موضوع پر بروز بدھ ۱۳ فروری دوپہر ۲ بجکر ۴۰ منٹ پر کمرہ نمبر ۴ میں بزبان انگریزی تقریر فرمائینگے ڈاکٹر ٹی۔ اے قریشی صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی صدارت فرمائیں گے۔ احباب ذوق سے شرکت کی درخواست ہے

چوہدری بشیر احمد
(سیکرٹری مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج لاہور)

سرحدی علاقہ کے عرب پناہ گزینوں کو فراموش کر دیا گیا

پیرس ۱۱ فروری۔ یہاں یہ انکشاف ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فلسطین اور عرب پناہ گزینوں کے متعلق دو قراردادیں منظور کیں۔ لیکن جو ۰۰۰ر۹۰ سرحدی پناہ گزین "موجود ہیں ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ یہ اردن کے وہ باشندے ہیں۔ جن کے مکانات اگرچہ عرب علاقہ میں ہیں۔ لیکن ان کی زمینیں اسرائیل میں ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان کا ذریعہ معاش ان سے چھن گیا ہے لیکن سرکاری طور پر انہیں پناہ گزین اس لئے تصور نہیں کیا جاتا کہ انہیں اپنے مکانات چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ اسی لئے انکو اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی سے امداد حاصل کرنے کا مستحق نہیں سمجھا گیا ہے" (اسٹار)

انڈونیشیا کی طرف سے سفارتخانوں کا قیام

جکارتہ ۱۱ر فروری۔ وزارت خارجہ کے قائمقام سیکرٹری جنرل نے اعلان کیا ہے۔ گذشتہ سال کے ۲۳ سفارت خانوں کے مقابلہ میں اس سال غیر ممالک میں انڈونیشیا کے ۴ سفارتخانے قائم ہو جائینگے انہوں نے بتایا کہ مستقبل قریب میں میکسیکو ارجن ٹائن اور برازیل میں سفارتی دفاتر قائم کر دیئے جائیں گے۔ جہاں فی الحال ناظم الامور کا تقرر ہو گا۔ (اسٹار)

ایرانی تیل کے متعلق عالمی بنک کی مساعی کامیاب نہ ہو سکے گی؟

لنڈن ۱۱ر فروری۔ واشنگٹن میں خیال کیا جاتا ہے کہ عالمی بنک کا جو مشن بذریعہ طیارہ تہران اس غرض سے گیا ہے کہ ڈاکٹر مصدق کو بنک کی مالی فنی اور فروخت کرنے کی امداد سے تیل کی صنعت کو پھر سے معمول کے مطابق چلانے پر رضامند کیا جائے اس کی کامیابی مشکوک ہے۔ واشنگٹن کے حلقوں کا بیان ہے کہ مشن کی طرف سے کوئی ایسی ٹھوس تجویز پیش نہیں کی جا رہی ہے جسے عالمی بنک کی ٹرسٹی شپ کا نام دیا جا سکے وہ صرف مالی امداد سے کسی ایسی سکیم پر عمل کرنا چاہتے ہیں جو فریقین کے لئے قابل قبول ہو۔ (اسٹار)

سعودی عرب کیلئے چار نکاتی پروگرام

قاہرہ ۱۱ر فروری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ایس ایس سٹرہین کو سعودی عرب میں چار نکاتی پروگرام کے تحت فنی امداد کے ادارے کا نیا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے۔

آپ سعودی عرب کے حکام سے مل کر اقتصادی ترقی کے منصوبوں کی تیاری میں مدد کریں گے اور اس کے علاوہ امریکہ کی فنی امداد اور اقوام متحدہ کی خاص ایجنسیوں کے درمیان تعاون اور مطابقت پیدا کریں گے۔ امریکی حلقوں کا بیان ہے کہ سعودی عرب میں چار نکاتی پروگرام کے تحت عام انتظامیہ سرکاری ملازمتوں اور آب رسانی کے ذرائع میں نمایاں کامیابی اور ترقی ہوئی ہے۔

موجودہ مالی سال کے دوران میں چار نکاتی پروگرام کے تحت سعودی عرب کو ۰۰۰ر۰۰ڈ۴ لاکھ ڈالر کی امداد دی جائے گی۔ (اسٹار)

برطانیہ جاپانی فولاد خریدیگا

ٹوکیو ۱۱ر فروری۔ فولاد خریدنے کے لئے جو برطانوی وفد یہاں بھیجا گیا ہے وہ کرنسی کی مشکلات سے دوچار ہو رہا ہے اگرچہ ۰۰۰ر۹۰ ٹن کا آرڈر دیا گیا ہے جس کی قیمت ۵۰ لاکھ پونڈ سے کچھ کم ہے۔ لیکن بین الاقوامی تجارت وصنعت کی وزارت سے یہ دریافت کرنا ابھی باقی ہے کہ اس رقم کی ادائیگی کیونکر ہو گی۔

افسران پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ اسٹرلنگ ان کیلئے بیکار ہے کیونکہ اس کرنسی کا کافی ذخیرہ پہلے ہی ان کے پاس موجود ہے۔ ڈالروں میں ادائیگی کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ لیکن برطانیہ اپنے محفوظ ذخیرہ کو بچانا زیادہ پسند کرتا ہے۔ (اسٹار)

دہلی میں گشتی عدالت کا قیام

نئی دہلی ۱۱ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اودھے پور ہاؤس میں انتظامات مکمل ہو جانے کے بعد دہلی میں ایک گشتی عدالت قائم کی جا رہی ہے۔ یہ عدالت مشرقی پنجاب کے دو ججوں پر مشتمل ہو گی اور دہلی کی عدالتوں کی اپیلوں کی سماعت کرے گی۔

ابھی تک عدالت کے کام شروع کرنے کی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ لیکن سرکاری طور پر کہا جا رہا ہے کہ جلد ہی عدالت قائم ہو جائے گی۔ (اسٹار)

فرانس میں اخراجات رہائش میں اضافہ

پیرس ۱۱ر فروری۔ فرانس کی وزارت خزانہ کے جاری کردہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں گذشتہ ایک سال میں رہائشی اخراجات میں ۵ء۲۳ فیصدی کا اضافہ ہو گیا بجلی وغیرہ میں ۴۲ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ غذا میں ۲۱ فیصدی مصنوعات میں ۴۴ فی صدی اور دوسرے شعبوں میں ۲۷ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے وزارت محنت نے اعلان کیا ہے کہ اکتوبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہونے والے سال میں فی گھنٹہ اوسط اجرت میں ۲۶ فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

مختصرات

— دمشق ۱۱ر فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انقرہ میں متعین شام، وزیر مختار امیر خادل کی جگہ پر جو ریٹائر ہو گئے ہیں شام کے وزیر مختار متعینہ نئی دہلی ڈاکٹر نجیب الله منزلی کو مقرر کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

— پیرس ۱۱ر فروری۔ متعدد اداروں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ بیت المقدس کو بین الاقوامی بنانے کے متعلق اپنی سابقہ قراردادوں کو وہ عملی جامہ پہنا سکے۔ اور شہر کے مقدس مقامات کی حفاظت کرے۔

فرانس کی ایک کیتھولک انجمن نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹرگولی کو ایک مراسلہ روانہ کیا ہے۔ جس میں بیت المقدس کے مقدس مقامات اور اس میں آزادانہ داخلہ کے متعلق فرانس کے کیتھولک طبقہ کی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

— عمان ۱۱ر فروری۔ اردن کے سکاؤٹ عنقریب دریائے اردن کے مغربی کنارے پر اپنی سرگرمیاں پھر سے شروع کرنے والے ہیں۔ "گرل گائیڈز" بھی ان میں شامل ہوں گی حکومت اردن نے سکاؤٹوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ گروپوں کی جدید تنظیم کر لیں۔ اردن کے سکاؤٹ عالمی سکاؤٹ تنظیم کا حصہ ہیں۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴